

آداب  
فاتحہ

۷۸۶  
۹۲

ثبوت  
فاتحہ

# فاتحہ کا طریقہ

مرتبہ  
مفتی محمد حسین قادری ضوی علیہ

مکتبہ نوریہ ضویہ و کٹوریہ مارکیٹ سکھر



# بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ ﷺ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

## فاتحہ کے دلائل و فضائل

حضور کے امتی کو معلوم ہونا چاہیے کہ حجب میں امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ ہو یا سبرات کا حلوا، محرم کا کھچڑا ہو یا گیارہویں کا کھانا اسی طرح نتیجہ ہو یا دسواں چلم ہو یا پرسی ہر ایک کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو شریعت میں جائز ہے۔ (موجود ہے) پس جس چیز کی اصل شریعت میں موجود ہے بدعتِ قبیحہ و وسیعہ کیونکہ ہو سکتی ہے۔ ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جاسکتا ہے۔ اب اگر میت گناہگار ہے تو یہ ثواب اُس کے لئے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا۔ ورنہ باعثِ ترقی درجات۔ اور ایصالِ ثواب کہنے والا خوشنودی حاصل کرے گا۔ جو یقیناً باعثِ حل مشکلات ہے۔

عباداتِ بدنی کا ایصالِ ثواب عبادتِ بدنی کے ثواب پہنچانے کے متعلق قرآن حکیم میں ہے :

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب معفرت فرما ہماری او ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے مرت

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأُولَآئِكَ الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ۖ

ایمان گذر چکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَا لَيْتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْخَرِيقِ الْمُنْفُوتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ إِلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدْيَةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ إِلَّا سِتْفَعَارٌ لَهُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲)

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے۔ وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی کی یا دوست کی طرف سے اُس کو دعا پہنچے اور جب اُس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اُس کو دنیا و مہیا سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبرا کو سپاروں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا ہے اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ اُن کے لئے بخشش

کی دعا مانگی جائے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

يُشِيعُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ

قیامت کے دن سپاروں جیسی نیکیاں انسان کے اعمال سے) لاتی ہوں گی تو وہ



اَتَىٰ هَٰذَا؟ قِيْلَ لَا يَسْتَغْفِرُ  
وَلَكِنَّكَ ۝۱۱۱ اَلَا بُدَّ الْمَرْءِ لِبَغْيِهِ  
۹ و شرح الصدور ص ۱۲۴

کے گا کہ یہ کہاں سے ہیں تو فرمایا جائے  
کہ یہ تمہاری اولاد کے استغفار کے  
سبب ہیں جو تمہارے لئے کیا گیا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے  
کا درجہ بلند فرمایا۔

فَيَقُولُ يَا رَبِّ اِنِّى رُبِّى  
هٰذَا ۝۱۲

تو وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب  
میرا درجہ کیونکر بلند ہوا ؟  
ارشاد ہوا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لئے دعا  
نکست مانگتا ہے اس کے سبب۔  
(مشکوٰۃ ص ۲۵۶)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کے لئے دعا نکست  
کی جائے تو اس کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور گنہگار کے لئے کی جائے تو اس  
سے سختی اور عذاب دور ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا :-

اَمَّتِىْ اُمَّةٌ مَّرْغُوْمَةٌ تَدْخُلُ  
قُبُورَهَا بِذُنُوبِهَا وَتَخْرُجُ  
مِنْ قُبُورِهَا لَا ذَنْبَ عَلَيْهِمْ  
تَخْتَصُّ عَنْهَا يَسْتَغْفِرُ الْمُؤْمِنِينَ

میری امت اُمتِ مَرْغُوْمَةٌ ہے وہ قبروں  
میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب  
قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں  
ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے

(شرح الصدور ص ۱۲۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-  
جو شخص قبروں پر گزرا اور اس نے سورۃ  
اخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا  
ثواب مردوں کو بخشا تو اس کو مردوں  
کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

الْمَوْتِ - (دارقطنی، در مختار بحث قرأت المینة باب الدفن شرح الصدور ص ۱۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورۃ  
فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم النکات  
پڑھ کر کہے کہ اے اللہ! جو کچھ میں نے تیرے

کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں  
نے ان قبروں والے مومنین اور مومنات  
کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ  
کی بارگاہ میں اس کے لئے سفارش  
کرتے ہیں۔

مَنْ دَخَلَ الْمُقَابِرَ شَعْرَةً  
فَاتِحَةً الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ  
أَحَدٌ وَاللَّهُ كُفٌّ شُمٌّ  
قَالَ اللَّهُمَّ اِنِّى قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ  
مَا قَرَأْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِأَهْلِ  
الْمُقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
كَأَنِّى أَسْتَغْفِرُ لَهُ اِلَى اللَّهِ تَعَالٰى

(شرح الصدور ص ۱۲۵)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

کہ جب تم مقابر یعنی قبرستان جاؤ تو  
سورۃ فاتحہ اور معوذتین اور سورۃ قل  
اِذَا دَخَلْتُمُ الْمُقَابِرَ فَاقْرَؤْا  
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ



قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَاجْعَلُوا ذِكْرَهُ  
لَهُلِّ الْمَقَابِرِ فَإِنَّهُ يَصِلُ إِلَيْهِمْ  
(شرح الصدور ص ۱۳)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

يَسْتَحِبُّ لِزَائِرِ الْقُبُورِ أَنْ  
يَقْرَأَ مَا تَسَرَّ مِنَ الْقُرْآنِ  
يَدْعُو لَهُمْ عَقِبَهَا لِقَاءَ  
مَلَكِهِ الشَّافِعِي وَاتَّقِ عَلَيْهِ  
لَا صَحَابَ وَزَادَ فِي مَوْضِعِ  
خَيْرٍ وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ عَلَى  
الْقَبْرِ كَانَ أَفْضَلَ (شرح الصدور ص ۱۳)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے  
ہیں میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا  
ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔  
نبی سے آواز آئی، اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انھوں  
نے قبروں والوں کو بھیجا ہے، میں نے کہا تمہیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ

مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے ؟

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَامَ  
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَبَعِ الْوُضُوءَ

وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَرَأَ فِيهِمَا  
فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا  
الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
وَقُلْ اللَّهُ هُوَ اتَّيُّ قَدْ وَهَبْتُ  
ثَوَابَهَا لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ فَأَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيْنَا  
الضِّيَاءَ وَالنُّورَ وَالْفُسْحَةَ وَالسُّرُورَ  
فِي الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

قَالَ مَالِكٌ فَلَمَّا نَزَلَ أَقْرَأُ  
هَذَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ قَرَأْتُ  
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَسَاجِدِي يَقُولُ لِي يَا مَالِكُ ابْنَ  
دِينَارٍ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ بَعْدَ  
التَّوْبَةِ الَّذِي أَهْدَيْتَهُ إِلَى  
مَسْجِدِي وَلَكَ ثَوَابُ ذَلِكَ  
ثُمَّ قَالَ لِي وَبَيَّ اللَّهُ لَكَ بَيْتًا  
فِي الْجَنَّةِ فِي قَصْرِ يُقَالُ لَهُ الْمُنِيفُ  
قُلْتُ وَمَا الْمُنِيفُ؟ قَالَ الْمَطْلُ  
عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ - (شرح الصدور ص ۱۳)

اُس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات  
اس قبرستان میں قیام کیا تو اُس نے وضو  
کئے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں  
میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قل  
یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں  
قل هو اللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ ان  
دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں  
والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے  
اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ روشنی اور نور بھیجا ہے  
اور ہماری قبروں میں کشادگی و فرحت  
پیدا فرمادی ہے۔ حضرت مالک بن دینار  
فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں  
پڑھ کر جمعرات میں مومنین کو بخشتا۔ ایک  
رات میں نے نبی کریم علیہ التیمۃ والتسلیم کو  
نحواب میں دیکھا، فرمایا۔ اے مالک بن دینار  
بیشک اللہ نے تجھ کو بخش دیا جتنی مرتبہ  
تو نے میری امت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے۔  
اور اتنا ہی اللہ نے تیرے لئے ثواب کیا  
ہے اور نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے



جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے۔ میں نے عرض کیا منیف کیا ہے؟ فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔

**میریت کے لئے تسبیح و کلمہ پڑھنا** حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ان کو قبر میں اتار کر ان پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کر دی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دیر تک پڑھتے رہے۔

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَبَّحْتَ  
نَحْنُ كَبَّرْتُمْ؟ قَالَ لَعَلَّ نَفْسَانِي  
عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى  
فَرَّجَهُ اللَّهُ عَنْهُ۔  
(مشکوٰۃ ص ۲۶)

تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب سے اللہ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

اس حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا قبر پر تسبیح و تکبیر پڑھنا اور ان کی تسبیح و تکبیر سے صاحب قبر کو فائدہ پہنچنا امر من الشمس ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے بعد از دفن قبر پر اذان دینے مسئلہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:-  
حضرت جنیدؒ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے تسبیح

پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی مگر بخشش ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان مشتاش لبتاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تخذیر الناس)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے۔

تو کوئی نسا صدقہ افضل ہے (جو ماں کے لئے کروں) فرمایا پانی۔ تو حضرت سعدؒ نے کنواں کھدوا دیا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔  
قَالَ الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ قَالَ  
الْبَاءُ فَحَفَرِيًّا وَمَالَ  
هَذَا رَأَى مَسْعُودٍ۔  
(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

اس حدیث میں یہ بات نہایت ہی قابل غور ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جسے جلیل القدر صحابی فرما رہے ہیں ہلینہؓ کو مسعدی کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی ان کی روح کو تو ثواب پہنچانے کی غرض سے بنوایا گیا ہے۔ اس سے صراحتہ ثابت ہوا کہ جس کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کوئی صدقہ و خیرات کی جائے اگر اس صدقہ



اور خیرات اور نیاز پر مجازی طور پر اس کا نام لیا جائے یعنی یوں کہا جائے کہ یہ سبیل حضرت امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے۔ یا یہ کھانا، یہ نیاز صحابہ کبار یا اہل بیت اطہار، یا غوث اعظم، یا خواجہ غریب نواز کے لئے ہے۔ تو ہرگز نہ ہرگز اس سبیل کا پانی اور وہ کھانا دنیا وغیرہ حرام نہ ہوگا۔ ورنہ پھر یہ کہنا پڑے گا کہ اس کنوئیں کا پانی حرام تھا حالانکہ اس کنوئیں کا پانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرم رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعد میں تابعین، تبع تابعین اور اہل مدینہ نے پیا۔ کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ ان سب مقدس حضرات نے حرام پانی پیا تھا؟ معاذ اللہ کوئی مسلمان تو ایسا کہہ نہیں سکتا۔ جس کنوئیں کے پانی کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے اس کنوئیں کا پانی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور صحابہ کرام کے نزدیک حلال و طیب ہے تو جس سبیل کے پانی کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے یا یہ نیاز وغیرہ فلاں کے لئے ہے تو وہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حلال و طیب ہے۔

تیجہ، ساتہ، گیارھویں، چیلیم، عرس یا برسی کرنا

جب آپ نے مسئلہ ایصالِ ثواب کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے تو یہ بھی مان لیجئے کہ گیارھویں، کونڈے، سبیل، تیجہ، ساتہ، چیلیم اور برسی وغیرہ یہ سب ایصالِ ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب قرآن و

حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ثواب اُن کے جائز ہونے میں کیا شبہ رہا۔

مریت پر تین دن خاص کر سوگ کیا جاتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا تین دن سوگ کیا ہے اب اُسٹھنے سے پہلے چند گھر کے افراد مل کر کچھ صدقہ کرو۔ کچھ پڑھو اور اس کا ثواب مریت کی روح کو پہنچا کر اُٹھو۔ اس کا نام سویم یا تیجہ مشہور ہو گیا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تیجہ ہوا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :

”روز سویم کثرت، ہجوم مردم آل قدر بود کہ بیرون از حساب رست ہشتاد و یک کلام اللہ لبشار آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔“ (ملفوظات عزیزی ص ۵۵)

(ترجمہ) تیسرے دن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ کیا سی کلام اللہ ختم ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئے ہوں گے۔ اور کلمہ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں کہ کتنا پڑھا گیا۔

## آداب فاتحہ

آداب فاتحہ کا لحاظ سحاظ رکھنا ضروری ہے۔ حلال اور پاک چیزوں پر فاتحہ دینا چاہئے۔ فاتحہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی ناموری کی غرض سے نہ ہو بلکہ خالص



اللہ کے واسطے ہو۔ بہتر ہے کہ اپنے گھر میں فاتحہ کی چیزیں پکائی جائیں کیونکہ گھر کی چیزوں میں احتیاط بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر گھر میں نہ پکاسکیں تو بدتر ہے۔ مجبوری کسی پر ہیزگار مسلمان کی دکان سے خرید کر فاتحہ دلائیں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ دلائیں جو خود کو پسند ہوں یا عام طور پر ہر شخص پسند کرتا ہو۔ مثلاً حلود، مٹھائی، کھیر اور وہ چیز جس میں شکہ پڑی ہوئی ہو۔ کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”مومن مٹھے ہیں اور بیٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں۔“ اور قرآن کو ہم میں فرمایا گیا ہے کہ ”ہرگز مٹھائی کو نہیں پہنچ سکے“ جب تک کہ خدا کے راستے میں محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ کونسی چیز محبوب ہوگی جس کو خود اللہ کے محبوب ہمارے مطلوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو۔ اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو بھی پسند فرمایا ہے۔ اور مٹھے نئے پھل۔ شند۔ شربت۔ دودھ۔ پلاؤ۔ زردہ اور حلیم وغیرہ۔ ان میں سے کوئی ایک شے ہو یا سب ہوں بلکہ اس شے کو مقدم کیا ہے جو اس کو پسند ہو جس کی فاتحہ یا نذر کرنا مقصود ہے۔ جس جگہ فاتحہ دی جائے وہاں لوہان یا اگر ابھی بھی سلگائیں تو بہتر ہے۔

۱۱۔ اہل سنت و جماعت سے خریدیں۔ کسی گستاخ رسول سے ہرگز نہ خریدیں کیونکہ یہ پرہیزگار تو کیا مسلمان بھی نہیں ہوتے۔

## طریقہ فاتحہ

یا وضو قبلہ رخ دوڑاؤ بیٹھیں۔ سامنے شیشہ بنی حلال و طیب کمانی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کل یا بجر ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں۔ پہلے ورد و غوثیہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَ

أَنْكَرِهِ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَيْنِ بَارِ بِحِرْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ایک

پڑھ کر قرآن پاک ایک کوع جہاں یاد ہو پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ سُوْرَةُ قُلْ

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُو

مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَّا

أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝ ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ سُوْرَةُ اخْلَاصِ قُلْ

هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ تین بار پھر بِسْمِ اللّٰهِ سُوْرَةُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ



مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۚ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۚ وَمِنْ  
 شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۚ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۚ أَيْ  
 بِمَرْحِ بِسْمِ اللَّهِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۚ مَلِكِ النَّاسِ إِلَهِ النَّاسِ  
 مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۚ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ  
 مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۚ اے ایک بار پھر بسم اللہ سورۃ فاتحہ الحمد للہ رب  
 الْعَالَمِينَ ۚ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۚ فَلاکِ یَا دَیْنَ اَیَّاکَ نَعْبُدُ  
 وَ اَیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۚ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۚ صِرَاطَ الَّذِیْنَ  
 اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لا الضَّالِّیْنَ ۚ اے  
 پھر بسم اللہ اَللّٰهُمَّ ذَلِكَ الْکِتَابُ لَا رِیْبَ فِیْهِ ۚ هُدًى  
 لِلْمُتَّقِیْنَ ۚ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلَاةَ  
 وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۚ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ  
 وَ مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلَکَ ۚ وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ ۚ اُولَئِکَ عَلَی  
 هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ ۚ وَ اُولَئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ مع بسم اللہ ایک بار

وَ اَلْهُکُمُ اِلَہٌ وَ اَحَدٌ ۚ لَا اِلَہَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِیْمُ ۚ اِنْ رَحِمْتَ  
 اللّٰهُ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۚ وَ مَا رَسُلُکَ اِلَّا رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۚ  
 مَا کَانَ مُحَمَّدٌ ۙ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا تَمَّ  
 الْبَیِّنِیْنَ ۚ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ  
 عَلَی النَّبِیِّ ۚ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوا ۚ تَسْلِیْمًا ۚ اگر  
 ہوا و مناسب سمجھیں تو درود تاج ایک بار پڑھو و خوشی میں بار اللہ صل علی  
 سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۚ مَعْدِنِ الْجُودِ ۚ وَ الْکَرَمِ ۚ وَ اِلَہِ وَ بَارِکُ ۚ وَ سَلِّمْ  
 سُبْحَانَ رَبِّکَ ۚ رَبِّ الْعِزَّةِ ۚ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۚ وَ سَلِّمْ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ  
 وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۚ بعدہ شجرہ منظم ایک بار پڑھیں پھر درود پڑھتے  
 اُمّ حُکَایم بَارِکَ اَللّٰہِ فِیْ یَیُّوْنِ غُضِّ کَرِیْمِ ۚ اے اللہ اس تیرے عاجز بندے نے جو کچھ پڑھا ہے  
 دُعا: نقل۔ قرآن شریف شجرہ لغت شریف یا قصیدہ غوثیہ وغیرہ اس میں جو جھول کر یا جان کر  
 غلطیاں خامیاں پیدا ہو گئی ہوں اُن کو معاف فرما اور اس کی اصلاح کی توفیق عنایت کراؤ  
 اس کو قبولیت کا درجہ عطا فرما۔ شیعہ سنی اور تلاوت کا اپنے فضل و کرم سے ثواب عنایت فرما  
 اس ثواب کو حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کرتا ہوں۔

اے حضور کو نام قدس جب بھی نہیں قُرْتِ غَیْبِیْکَ یا رسول اللہ کہتے ہوئے انگوٹھوں کو چومتے ہوئے انگوٹھوں کو لکھیں



حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں تمام انبیاء کرام کی خدمات میں اور خلفاء راشدین  
جملہ صحابہ کرام و جملہ اہل اہمات المؤمنین۔ شہداء و کرام بلا خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تابعین و تبع تابعین ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کی خدمت میں و جملہ مشائخ سلسلہ طریقت و اولیاء عظام و اہل بیت کرام خصوصاً حضور غوث  
پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں۔ آپ کے والدین کریمین و تمام اہل  
سلسلہ کی خدمات میں اور خصوصاً حضور غریب نواز خواجہ معین الدین امیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی خدمت میں اور جملہ مومنین و مومنات کی خدمات و نیز میرے والدین کرام و پیر و مرشد و خواہ  
زندہ ہی ہوں) کی خدمت عالی میں خصوصاً فلاں (اپنے اس عزیز یا بزرگ کا نام لیں جس کو ثواب  
پہنچانا چاہتے ہیں) کی خدمت میں ثواب پیش کریں۔ پھر مندرجہ بالا تمام بزرگوں کے طفیل رب  
اپنے واسطے نیک ثنائیں قبول کرنے کی گزارش کریں۔ خصوصاً ایمان پر حقائق کی دعا ضرور کیا کریں۔  
کیونکہ اے دن نئے نئے فتنے اور نئے نئے مذاہب بنو اور سو رہے ہیں گمراہ ہونے میں کچھ دیر  
نہیں لگتی۔ خدا محفوظ رکھے آمین۔

**نوٹ :-** عورت اور نابالغ بچہ بھی فاتحہ پڑھ سکتے ہیں شرط تلفظ صحیح ادا کرنا ہے ورنہ بالغ مرد بھی خود پڑھے  
کسی خاص سنی قاری پر چائیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ بے ادب اور گستاخ رسول سے فاتحہ پڑھائیں کہ یہ  
لوگ آہستہ آہستہ بد مذہب بلکہ کالیان تک بیکرمیہ پڑھتے ہیں اور ہم مسک دوستوں میں میٹھ کر خوب مذاق بناتے ہیں  
لہذا تمام سنی حضرات خاص خیال رکھیں۔

فاتحہ کے دونوں و فضائل و ایصال ثواب و نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرم ترین پیر انگوٹھے چڑھنے  
کا مسئلہ مصنف الحاج مولانا محمد شفیع صاحب اکاڑوی۔ "میز العین" مصنف مولانا احمد رضا خاں صاحب  
فاضل بریلوی وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ہکتنہ نوریہ و دھوبیہ و کٹوریہ ہارکیٹ سکھ۔

(نواب اختر پرنٹر لاہور)